



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا خبر واحد سے عقیدہ میں بھی دلیل و حجت بنائی جاسکتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

:سید انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اہل یمن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آکر عرض کی: ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص بھیجیں جو ہمیں اسلام اور سنت کی تعلیم دے۔ "تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ تھام کر ارشاد دیا:

"لَنْ أَفْتِيَ أَبْنَاءَ وَابْنِ بَنِي الْأَنْفِثَةِ الْوَعْدَةُ بَنِي الْخِزْرِ"

(یہ یعنی ابو عبیدہ) اس امت کا امین ہے۔" (الصیحیح: 1924)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خبر واحد عقائد میں بھی حجت ہے۔ جیسا کہ دیگر احکام سکھانے میں بھیجا بلکہ عقائد بھی سکھانے بھیجا تھا۔

اگر خبر واحد عقیدے میں علم شرعی کا فائدہ نہیں دیتی اور اسے عقیدے میں حجت نہیں بنایا جاسکتا تو صرف اکیلے ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف تعلیم دینے بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں نظر آتا اور یہ بات شارح سے بعید ہے۔

(لہذا ثابت ہوا کہ خبر واحد علم کا فائدہ دیتی ہے اور یہی مقصود ہے۔ اس موضوع پر میرے دور رسالے کئی بار طبع ہو چکے ہیں۔ ان کا مطالعہ مفید رہے گا۔ [1] (نظم الفرائد: 1/183)

1۔ خبر واحد عقائد میں حجت ہے۔ اس کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک الگ کتاب کتاب اخبار الاحاد مقرر فرمائی ہے جس میں حجت خبر واحد کے بارے میں بہت سی احادیث ذکر فرمائی [1] ہیں۔ اور پھر آخر میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں کتاب التوحید لائے ہیں اور اسی کتاب میں بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ توحید کو کئی خبر واحد سے ثابت کیا ہے۔ حتیٰ کہ قیامت کے دن ترازو، میزان کا رکھا جانا، اعمال کا وزن ہونا جو صحیح بخاری کی آخری حدیث بھی ہے جو عقیدہ میزان علوم القیامت سے تعلق رکھتی ہے۔ خبر واحد ذکر فرمائی ہے اور یہ بتایا ہے کہ عقائد میں خبر واحد حجت ہے کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو (جائے۔ واللہ اعلم۔) (راشد

هذا ما عندني والله اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

اصول حدیث علل حدیث اور اسماء رجال کا بیان صفحہ: 274

محدث فتویٰ